خلافت کا معاویہ کی طرف چلاجانا اور پھر موروثی سلطنت میں تبدیل هوجانا

<"xml encoding="UTF-8?>

حضرت علی علیہ السلام کی شهادت کے بعد آپ کی وصیت اور عوام کی بیعت کے مطابق حضرت امام حسن(ع) نے خلافت سنبھالی جو بارہ امامی شیعوں کے دوسرے امام هیں۔

اس بیعت سے معاویہ کا چین وسکون غارت هوگیاتھا۔ اس نے عراق پر چڑھائی کردی جو اس زمانے میں خلافت کا مرکز تھااور حضرت امام حسن(ع) کے خلا ف اعلان جنگ کردیا ۔

معاویہ نے مختلف فریبوں ، حیلوں اوربهانوں سے نیزبهت زیادہ مال و دولت خر چ کرکے آهستہ آهستہ امام حسن بن علی(ع) کے طرفداروں اور اصحاب کو اپنے ساتھ ملالیا تھا اورآخر کار امام حسن(ع) کو مجبور کردیا کہ صلح کے عنوان سے خلافت کو معاویہ کے حوالے کردیں اور امام حسن بن علی(ع) نے بھی اس شرط پر کہ معاویہ کی وفات کے بعدخلافت دوبارہ انهیواپس لوٹا دی جائے اور ساتھ هی ان کے دوستوں اور پیروکاروں پر بھی کسی قسم کا جبر وتشدد یا ظلم نہ هو ،خلافت معاویہ کے سپرد کردی تھی ۔ (۱)

۴۰ ھ میں معاویہ نے خلافت پر قبضہ کرلیا اور فوراً عراق آیا ۔ اس نے اپنے خطبوں میں لوگوں کو متنبہ کیا او رکھا : ”میں تمهارے ساتھ نماز ، روزہ کے لئے جنگ نهیں کررها تھا بلکہ میں چاهتا تھا کہ تم پر حکومت کروں اور اب میں اپنے مقصد میں کامیاب هوگیاهوں “(۲)

اور پھر کھا : ”میں نے حسن کے ساتھ جو معاهدہ کیا تھا وہ اب باطل اور منسوخ هوچکا هے “ (تاری طبری ج ۴، ص ۱۲۴) اور دوسری تمام تاریخی کتابیں۔

معاویہ نے اپنے خطبے میں اشارہ کیا کہ وہ سیاست کو دین سے الگ کردے گا اوراس طرح دینی قوانین کے بارے میں بھی کوئی ضمانت نهیں دے گا ۔ البتہ یہ واضح هے کہ ایسی حکومت ، سلطنت اور بادشاهت هے نہ کہ خلافت یا پیغمبر اکرم کی جانشینی ۔یهی وجہ هے کہ بعض لوگ جو معاویہ کے پاس پهنچے تھے اور اس کے دربار میں رسائی حاصل کرسکے تھے ، انهوں نے بادشاہ کی طرح اس کو سلام کیا تھا (۳)۔ وہ خود بھی بعض خصوصی مجالس میں اپنی حکومت کو خصوصی ملوکیت اور بادشاهی سے تعبیر کیا کرتا تھا (۴)۔ اگرچہ وہ عام او ر ظاهری طور پر لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو خلیفہ هی کھا کرتاتھا لیکن وہ بادشاهت یاسلطنت جوزور اور طاقت کے بل بوتے پرقائم هو اس میں وراثت خو د بخود آجاتی هے اور آخر کار اس نے اپنی نیت او رخواهش کوعملی جامہ پهنایا اور اپنے بیٹے یزید کو جو ایک نهایت هی لاابالی ، آوارہ اور عیاش شخص تھا، جسے ذرہ برابر بھی دینی شعور نہ تھا اور نہ هی کوئی مذهبی شخصیت رکھتا تھا ، اپنا جانشین اورولی عهد بنایا (۵)۔جس نے اپنی حکومت اور سلطنت کے دوران اس قدر شرمناک حوادث اور واقعا ت کو جنم دیا کہ قیامت تک تاریخ اس پر شرمندہ رهے گی ۔

معاویہ اپنے بیانات میں همیشہ اشارہ کیا کرتا تھا کہ وہ کبھی امام حسن کو دوبارہ خلیفہ نهیں بننے دے گا۔ خلافت کے بارے میں اپنے مرنے سے پهلے اس کے دماغ میں کچھ اور هی خیال تھااور یہ وهی خیال تھا جس کے ذریعے اس نے امام حسن(ع) کوزهر دے کر شهید کرادیا تھا (٦)اور اس طرح اپنے بیٹے یزید کے لئے راستہ هموار کردیا تھا ۔ معاویہ نے اپنے معاهدے کی خلاف ورزی کرکے عوام کوسمجھادیا تھا کہ وہ کبھی بھی اهلبیت(ع) کے

شیعوں کو امن وامان کے ماحول میں زندگی گزارنے کی اجازت نهیں دیگاکه پهلے کی طرح اپنی دینی سرگرمیاں جاری رکه سکیں اور آخر کار اس نے اپنے خیالات کو عملی جامه پهناهی دیا۔

اس نے اعلان کیا که جو شخص بهی اهلبیت(ع) کی تعریف اور شان میں کوئی حدیث بیان کرے گا اس کے جان ومال کی حفاظت کی کوئی ضمانت نهیں دی جائے گی ۔ (۷)اسی طرح اس نے حکم دیاکه جو شخص تمام اصحاب رسول او رخلفاء کی تعریف میکوئی حدیث بیان کرےگا اس کو بے حد انعام واکرام سے نوازا جائے گا ۔اس حکم کے نتیجے میں صحابه کی شان میں بهت زیاده احادیث گهڑھ لی گئیں ۔(۸) اس نے حکم دیا که تمام اسلامی ممالک میں منبروں پر خطبوں کے دوران علی(ع) پر شب وستم کیاجائے گا (یه حکم اموی خلیفه عمربن عبد العزیز ۹۹۔ ۱۰۱ هجری قمری کے زمانے تک جاری رها)اس نے اپنے مددگاروں اور پیروکاروں کی مدد اور کوشش کے ذریعے جن میں بعض اصحاب رسول بهی تهے ، حضرت علی(ع) کے شیعوں اورمخصوص پیروکاروں کو شهیدکروادیاتها ۔ان میں سے بعض کے سروں کو نیزوں پر چڑھا کر شهروں میں پهرایا تها ۔ وه عام شیعوں کو جهاں کهیں بهی دیکهتاتها تکلیفیں ، آزار او ر شکنجے دیا کرتا تها۔ ان کو تلقین وتاکید کی جاتی تهی که وه حضرت علی(ع) کی پیروی کرنے سے باز رهیں اور جو شخص اس حکم کو قبول نه کرتا اس کوقتل کردیا جاتاتها ۔ (۹)

حواله

۱۔تاریخ یعقوبی ج / ۲ ص / ۱۹۱ ۔ اور دوسری تمام کتب تواریخ
۲۔ تاریخ ابن ابی الحدید ج / ۴ ص / ۱۶۰ ، تاریخ طبری ج / ۴ ص / ۱۲۴ ، تاریخ ابن الاثیر ج / ۳ ص / ۲۰۳
۳۔ تاریخ یعقوبی ج / ۲ ص / ۱۹۳
۴۔ تاریخ یعقوبی ج / ۲ ص / ۲۰۲
۵۔ تاریخ یعقوبی ج / ۲ ص / ۱۹٦ ، مروج الذهب ج / ۳ ص / ۷۷
٦۔ مروج الذهب ج / ۳ ص / ۵ ، تاریخ ابو الفداء ج / ۱ ص / ۱۸۳
۷۔ النصائح الکافیه ص / ۱۹۴
۸۔ النصائح الکافیه ص / ۷۲۔۷۳
۹۔ النصائح الکافیه ص / ۵۸۔٦۴۔۷۷۔۷۸